ینابیع

علومِ تصوّف پر علامہ حاجی ابوالحسن ڈاہری نقشبندی کی جامع اور نایاب تصنیف پر ایک نظر

اس کتاب کا پورا نام "ینابیع الحیوٰۃ الابدیۃ فی الطلاب النقشبندیۃ" ہے، جو کہ سندھ کے ایک روشن ضمیر، اہل دل، صاحب علم ابوالحسن ڈاہری نقشبندی کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اور بہت ہی ضخیم ہے۔ یہ تصوف سے متعلق ایک انسائیکلوپیڈیا ہے، جس میں تصوف پر علمی اور عملی حیثیت سے سیر حاصل بحث کی ہے۔ چنانچہ معلومات کا ایک بے بہا خزانہ ہے اور تصوف سے متعلق کوئی ایسی چیز نہیں رہ جاتی ہے جس سے مصنّف نے بحث نہ کی ہو۔ اس کی اہمیت ان موضوعات سے ہوتی ہے جو درج ذیل ہیں۔

اس کتاب کا ایک نسخہ علم دوست بزرگ جناب جی۔ ایم سیّد صاحب کے پاس ہے، اور دوسرا نسخہ مولانا محمد ہاشم جان صاحب مجددی سرہندی کے پاس ہے۔ سندھی ادبی بورڈ کے زیر اہتمام اسی نسخہ سے ایک نسخہ نقل کیا گیا ہے۔ راقم الحروف اس کتاب کو ایڈٹ کر رہا ہے۔ ابھی حال ہی ان مذکورہ نسخوں کے علاوہ اور نسخوں کا بھی سراغ ملا ہے۔ خاکسار کی رسائی ابھی وہاں تک نہیں ہو سکی ہے۔

اس کتاب میں نو ابواب ہیں۔ خاتمہ پھر اس کے بعد۔ تذنیب ہے، پھر ہر باب متعدد

فصلوں پر مشتمل ہے، چنانچہ پہلے باب میں ۲۶ فصلیں ہیں۔ دوسرے باب میں ۱۳ تیسرے باب میں گیارہ، چوتھے باب میں ۹، پانچویں باب میں ۱۴، چھٹے میں بیس، ساتویں میں تین، آٹھویں میں پانچ اور نویں میں سات فصلیں ہیں۔ اس طرح ۱۰۸ فصلوں پر مشتمل ہے۔

جی۔ ایم سید صاحب کے نسخہ کا سائز ½۷ × ۱۱ انچ ہے اور دو ضخیم جلدوں میں منقسم ہے۔ جلد اول میں ۳۲۴ صفحات ہیں اور دوسری جلد ۲۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح مولانا محمد ہاشم جان صاحب کے نسخہ کا سائز ½۶ × ۹ انچ ہے اور جلد اول ۷۵۱ صفحات پر اور جلد دوم تقریباً اتنے ہی صفحات پر مشتمل ہے۔ جن موضوعات سے اس کتاب میں تعرض کیا گیا ہے، ان کی تفصیل باب وار حسب ذیل ہے۔

باب اول

اس باب میں صوفی، سالک، متنبہ، ولی اور عارف کی تعریف بیان کی گئی ہے پھر ان کے اقسام مثلاً کامل، مکمل، متصوف، ملامتی، قلندر، مرید، عابد، زاہد، فقیر، خادم وغیرہ کی تشریح کی ہے۔ اویسیہ حضرات کا بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے رویت باری تعالیٰ سے بحث کی ہے۔ پھر عالم مثال کا بیان ہے بعد ازاں رویا کا حکم اور لیلۃ الرغائب کی ممانعت نقل کی ہے۔ مثل اور مثال کے فرق کو واضح کیا ہے۔ صوفیوں کے ان بارہ مذاہب کا تذکرہ کیا ہے جن میں دس اہل سنت والجماعت سے اور دو اہل بدعت سے ہیں۔ پھر ان مبتدع صوفیوں کا ذکر کیا ہے جن کو صاحب کشف المحجوب نے ذکر نہیں کیا ہے۔ ۷۲ ملتوں کا ناری ہونا اور ایک ملت یعنی اہل سنت والجماعت کا ناجی ہونا بیان کیا ہے۔ "الصوفی لا مذھب لہٗ" کی تاویل پھر اہل قبلہ کی تکفیر اور موجبات کفر کے سرزد ہونے کے باوجود ان پر لعنت کرنے کا مسئلہ مذکور ہے۔ سالکوں کی اصطلاح میں چار پیر اور چار خاندانوں کا بیان ہے۔ لفظ صوفی کا ماخذ اشتقاق اور وجہ تسمیہ اور صوفیوں کے لباس سے بحث کی ہے۔ اصحاب اہل صفہ کے حالات اور ان کی تعداد ذکر کی ہے۔ ارادت وطلب، ارادت کے مراتب بیان کرکے مرید اور مراد کا فرق بیان کیا ہے۔ پھر وہ پانچ باتیں بیان کی ہیں جن پر مرید اور متعلم کی اہلیت کا مدار

ہے۔ ولی اور ولایت عامہ وخاصہ کی تعریف کرتے ہوئے آٹھ قسم کے خوارق عادات یعنی معجزہ کرامت، ارہاص، معونت، امانت، استدراج، مسبب، تاثیرالنفوس کی تحقیق کی ہے۔ معجزہ اور کرامت کا فرق، عصمتِ انبیار اور حفظِ اولیار۔ عصمت اور حفظ کا فرق اور شیعوں کے چودہ ائمۂ معصومین کی تحقیق کی ہے۔ پھر اس سے بحث کی ہے کہ نبی کی ولایت افضل ہے یا نبوت؟ علم شریعت افضل ہے یا علم حقیقت؟ نیز یہ ثابت کیا ہے کہ انبیار و اولیار کے درجات مختلف ہیں اور صحابہؓ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ پھر اولیار اللہ کے اقسام اقطاب، اوتاد اور ابدال وغیرہ کا حال بیان کیا ہے۔ معرفتِ الٰہی اور اس کے مراتب۔ ایمان تقلیدی وتحقیق، ایمان مجمل ومفصل، علم ومعرفت کا فرق، قبض وبسط، حال ومقام، وقت، تلوین وتمکین کے متعلقہ اُمور۔ مسئلہ وحدۃ الوجود۔ ناسوت وملکوت۔ آیات و احادیثِ متشابہات اور شطحیات مشائخ کی تاویل سالکوں کی اصطلاح کے مطابق شیخ کی تعریف۔ پیر کو مولیٰ، مرشد اور ہادی کہنا جائز ہے یا نہیں؟ شیخ کے تین اقسام، شیخ تلقین الذکر، شیخ الصحبۃ شیخ خرقہ کی تحقیق اور ان بدعاتِ قبیحہ سے بحث کی ہے جو ہندوستان میں رائج ہیں۔ سالک ومجذوب۔ مشکور اور معذور کا فرق۔ ابرار و اخیار کا طریقہ اور فلاسفہ، جوگیوں اور سنیاسیوں کی تزکیۂ نفس میں غلطی واضح کی ہے۔ پھر بعض متقابل الفاظ مثلاً صحو وسکر، حضور وغیبت علم وحال، فنا وبقا کی تشریح کی ہے اور اس سے بحث کی ہے کہ صحو افضل ہے یا سکر؟ علم افضل ہے یا حال؟ حضور افضل ہے یا غیبت؟ اور آخر میں صفاتِ ذمیمہ کی تفصیل بیان کی ہے۔

باب دوم

یہ باب تیرہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ دینِ اسلام کے علم اور اس کے علمار کا تفصیلی ذکر ہے۔ پہلے تو علمائے دین کے چار طبقے یعنی فقہار، محدثین، صوفیہ، متکلمین اور ان علوم کا بیان ہے جو صوفیوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ علم کلام کس قدر فرض، کس قدر مباح اور کس قدر ممنوع ہے۔ بعد ازاں تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم سے بحث کی ہے جو کہ دینِ اسلام کے مقاصدِ علوم ہیں۔ بے عمل علمار کی مذمت اور ادب کے چودہ

علوم کا تفصیلی بیان ہے۔ پھر علوم ممنوعہ سے بحث کرتے ہوئے فلاسفہ کے طبقات اور حکمائے ہند کا اور باطنیوں کے گروہ اور ان کی تفسیروں اور کتابوں اور ان کے جھوٹے ائمہ کا ذکر ہے۔ علم تصوف کی تعریف کرتے ہوئے احسان و اخلاص کی تشریح کی ہے اور ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے۔ حدیث "اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ" کی تشریح، بے عمل علماء کی مذمت۔ علم شریعت علم طریقت، علم حقیقت اور علم لدنی کی تشریح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ بعض علوم بعض صحابہؓ کے ساتھ مخصوص تھے۔ علم تصوف بنی آدم میں انبیاء و اولیاء سے جاری و ساری ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ ملائکہ عشق نہیں رکھتے بلکہ محبت رکھتے ہیں۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ابلیس کے مردود ہونے اور حق تعالیٰ سے بندے کے قرب و بعد سے بحث کی ہے۔ پھر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ اور اس کا وجہ تسمیہ مذکور ہے۔ بعد ازاں شریعت طریقت اور حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے فرق کو واضح کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ طریقت جزء شریعت ہے اس سے خارج نہیں ہے۔ پھر وحی، دعوت، ایمان، امتِ دعوت، امتِ اجابت، اسلام، دین، علم شریعت، علم فقہ، علم کلام اور علم تصوف اور حقیقت اور ہیئت کا فرق بیان کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ہر چیز کی حقیقت صورت و معنیٰ کا مجموعہ ہے۔ نماز میں خشوع و خضوع اور طہارت کا بیان ہے۔ پھر اس سے بحث کی ہے کہ انسانی لغات کا وضع کرنے والا کون ہے؟ طریقت اور حقیقت کی شناخت میں غلطی کرنے والوں کی مذمت کے بعد بہتّر فرقوں کا حال مذکور ہے اور ہندوستان کے زندیقوں کی حالت بھی بیان کی ہے۔ نیز یہ ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر آخرت میں کوئی چیز مفید نہیں اور یہ کہ اہل بدعت کی طاعات اور نیکیاں مقبول نہیں ہیں۔ بدعت کے اقسام بیان کئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے مطابق قربِ حق حاصل ہوتا ہے اور بتایا ہے کہ اذکار کے ان طریقوں کو بدعت نہیں کہنا چاہئے جو کہ مشائخ سے منقول ہیں اور احادیث میں وارد نہیں ہیں۔ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ سلوک کے لئے علم دین شرط ہے اور بغیر علم کے کوئی عمل صحیح نہیں ہے۔ علم شریعت حاصل کرنے کے مراتب، عبادت اور عابد پر علم اور عالم کی فضیلت اور "العلم حجاب اللہ" کی تشریح کرکے بتایا ہے کہ علم اسمی سے مراد فلسفہ کا علم اور علم کلام میں موشگافی ہے۔

باب سوم

یہ باب گیارہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس باب میں انسان کی ظاہری و باطنی قوتوں سے بحث کی گئی ہے۔ پہلے توانسان کی تعریف کی ہے اور اس مسئلہ کو منقح کیا ہے کہ انسان سے مراد صرف روح یا صرف بدن ہے یا دونوں ؟ اور ثابت کیا ہے کہ انسان ظاہری اعتبار سے عالم اصغر ہے لیکن باطنی اعتبار سے عالم اکبر ہے۔ پھر نفس کی تعریف اور اس کے اقسام اور اس کی خدمت گذار قوتوں کا حال بیان کیا ہے نیز یہ کہ خواب کب تک بیداری ہے۔ پھر انسان کے لئے دو نفس کا ہونا ثابت کیا ہے جن میں ایک خواب کی حالت میں باہر آجاتا ہے اور دوسرا موت کے وقت جدا ہو جاتا ہے بعد ازاں نفس کے صفات اور اعضاء کے شہوات بیان کرکے طاعت و قربت اور عبادات کے فرق کو واضح کیا ہے۔ اور شہوات کی قسموں، جنت کی تخلیق کا حال اور جنت کا مکروہات سے چھپایا جانا قانون شریعت کے مطابق تزکیۂ نفس، تقابل اربعہ، تضایف، تضاد وغیرہ اور عصمت انبیاء سے بحث کی ہے۔

پھر شیطان کی حقیقت اور اس کے اقسام سے بحث کرتے ہوئے شیطان اور جن کا فرق بیان کیا ہے اور اس شیطان کی تحقیق بیان کی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اسلام لے آیا تھا نیز جنوں اور ان کے مویشیوں کی خوراک اور بعض شیاطین کے نام ذکر کئے ہیں۔ نیز یہ ثابت کیا ہے کہ نفس و شیطان حقیقت کے اعتبار سے تو متحد ہیں لیکن ظاہر اور تعین کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ نیز یہ کہ شیطان معاصی کو حسین بنا کر پیش کرتا ہے اور فرشتے طاعت کو حسین بنا کر پیش کرتے ہیں اور حضور کے وقت بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے لیکن غفلت کے وقت شیطان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر عقل اور اس کے اقسام بیان کرکے عقل کے محل اور نور اور قوت عاقلہ کے اقسام سے بحث کی ہے اور معنوی دل یعنی نفس ناطقہ، دل کے حواس خمسہ، ان کی مختلف شکلوں اور نیکیوں کے انوار بیان کئے ہیں۔ بعد ازاں روح کا بیان ہے جس میں آیت "قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي" کی تشریح کی ہے۔ روح کا حدوث ثابت کیا ہے اور روح کی حقیقت کے متعلق متعدد

مذاہب کا حال بیان کیا ہے۔

آخر میں ستر، خفی، اخفیٰ، طبیعت، جسم، مجرد، کثیف، لطیف، نورِ صوری و معنوی کی تشریح کی ہے۔ اور مراتبِ لطافت بیان کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان دس اجزار سے مرکب ہے۔

باب چہارم

اس باب میں نو فصلیں ہیں۔ جن میں رؤیا، واقعہ، خاطرہ، مکاشفہ، الہام مشاہدہ، تجلی، رؤیت، معاینہ، کشفِ صوری و معنوی کا بیان ہے۔ رؤیا کی حقیقت۔ اس کے مختلف مذاہب اور رؤیا کے اقسام، اس کے احکام اور اس کی تعبیریں بیان کی ہیں۔

واقعات کا بیان ہے۔ اور اس امر سے بحث کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی اوامر و نواہی دیئے گئے۔ لیلۃ الرغائب کی نماز کا حکم اور علم لدنی کی قسمیں اور خواب میں نظر آنے والے حیوان کی تعبیر کی گئی ہے۔

خواطر مثلاً حدیث النفس وغیرہ سے بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ ان سے دلوں کو پاک کرنا چاہیئے۔ مکاشفات اور الہامات اور اس کے متعلقہ امور اور مشاہداتِ الٰہیہ و کیانیہ اور تجلیات اور اس کے متعلقہ امور بیان کرکے انوار صوریہ مثلاً بروق، لوامع، لوائح وغیرہ سے بحث کی ہے اور تجلیات ربانیہ اور روحانیہ میں فرق بتا کر ذاتی و صفاتی جلال و جمال کی وضاحت کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ شیطان کی بھی تجلی ہوتی ہے۔

پھر حدیث "اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ" کی تشریح بیان کی ہے۔ بعد ازاں سالکین کے چار منازل ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت کا بیان ہے۔ اور وجودِ ذہنی و خارجی اور جبر و اختیار کی بحث ہے۔

باب پنجم

یہ باب چودہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ جن میں جذبہ، مراقبہ، قلب پر توجہ اور شیخ

سے رابطہ کا بیان ہے اور پیر کی قسمیں بیان کی ہیں پھر محبت اور اس کا حکم بیان کرتے ہوئے محبت اور عشق کے انواع بیان کئے ہیں۔ بعد ازاں اس سے بحث کی ہے کہ عاشق و معشوق اور محب و محبوب کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز ہے یا نہیں؟ شطحیات مشائخ پر زبان کھولنے کا حکم بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ بندہ جب تک عقل رکھتا ہے تکلیفاتِ شرعیہ اور آداب کا مکلف ہے نیز اہل بدعت کا حکم واضح کیا ہے اور اس سے بحث کی ہے کہ مرتد ہونے سے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ پھر ذکرِ جلی اور ذکر خفی کا بیان ہے اور ذِکر کی تعریف کرتے ہوئے اس امر کو زیر بحث لائے ہیں کہ اذکارِ خفیہ نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے یا نہیں؟ بعض اذکار کی فضیلت کا ذکر ہے۔ آیت "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ" کی تفسیر کی ہے نیز تصفیۂ دل، تجرید و تفرید کا فرق بیان کیا ہے۔ تزکیۂ نفس، تجلیۂ روح، صفات نفس، زہد و فقر کی تعریف، دنیا اور ترک دنیا کی تفسیر کی ہے پھر اسفار اربعہ، فنا و بقا، خرابات، قرب فرضی، قربِ نفلی، وصول، وصال، کل، اتحاد، جمع و تفرقہ اور اس کے متعلقہ امور سے بحث کی ہے۔

بابِ ششم

یہ باب بیس فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا پہلا باب سب سے طویل ہے جو کہ ۲۶ فصلوں پر مشتمل ہے۔ بابِ ششم طوالت کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے۔ لیکن یہ باب تمام ابواب سے اہم ہے اس لئے کہ مصنف نے اس باب میں جن امور سے بحث کی ہے وہ بے حد اہم ہیں۔ طریقت کے شرائط اور مقامات بیان کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو امور زیر بحث لائے ہیں ان کے عنوانات درج ذیل کئے جاتے ہیں جن سے اس کی اہمیت خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔

شریعتِ مطہرہ کا علم حاصل کرنا۔ سلوک کا مقصد مکاشفات اور الہامات نہیں ہیں بلکہ جہنم سے نجات حاصل کرنا ہے۔ پیر کی طلب اور اس کی اہلیت کی تحقیق۔ مکار پیروں کا بیان۔ بغیر محافظ کے اس راہ میں چلنا جائز نہیں۔ پیر کے صحبت کے آداب

چھوٹوں بڑوں کی خیر خواہی۔ امر[8] بالمعروف ونہی عن المنکر۔ بڑوں[9] کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت
خدا[10] کی رضا کیلئے محبت اور دشمنی۔ لقمۂ[11] حلال کا طلب کرنا اور اس کے فوائد۔ مشتبہ[12] لقمہ
کی مضرتیں۔ کسب[13] حلال کے منافع۔ حرام[14] پر بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔ عوام[15] الناس کی توبہ۔ توبہ[16]
کے ارکان وشرائط اور اس کے آداب۔ توبہ[17] شکنی کی قباحتیں۔ ایمان[18] یاس اور توبۂ یاس
کا بیان۔ بعض[19] علامات قباحت۔ معاصی[20] بغیر توبہ کے بخشے جاتے ہیں یا نہیں؟ استغفار[21] کے
فائدے اور قبول توبہ کی علامات۔ حقوق[22] اللہ اور حقوق العباد سے توبہ۔ قضائے[23] فرائض و
واجبات وسنن، اس[24] گناہ سے توبہ جس پر حد لازم آتی ہے۔ ادائے[25] قرض کی دعائیں۔ توبہ[26]
کرنے والے کے قبضہ میں سود یا رشوت کا مال ہو تو کیا کرے؟ حقوق[27] عباد غیر مالیہ مثلاً قصاص
غیبت چغلی وغیرہ کا بیان۔ ظلم[28] کی حقیقت اور اس سے دل کا سیاہ ہو جانا۔ گناہوں[29] کے اقسام
رین[30] اور غین کی تشریح۔ خواص[31] اور اخص الخواص کی توبہ۔ توبہ[32]۔ اوبہ اور انابت کا فرق۔
کتاب[33] اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی اقتدا، طریقت کا ایک بڑا رکن ہے۔ عمل[34] میں
حسن اخلاص کا بیان۔ ریا[35] کی مذمت۔ عبادت[36] کی صحت شرائط وارکان کے وجود پر موقوف
ہے۔ شرک[37] جلی وخفی کا بیان۔ مصورین[38] کے متعلق وعید۔ حرص[39] وطمع کی مضرتیں۔ قناعت[40]
وصبر اور رضا کا بیان۔ کاہن[41]، منجم اور رمال کا حکم۔ عیب[42] جوئی طعنہ اور لعن وتکفیر کے مفاسد
دوام[43] ذکر ارکان طریقت میں سے اہم رکن ہے۔ حدیث[44] "صاحب الورد ملعون وتارک الورد
ملعون" کی تاویل۔ اوراد[45] اور سنن رواتب کی قضا۔ ہمیشہ[46] باوضو رہنے کی فضیلت اور پانی
نہ ملنے کی صورت میں تیمم کا بیان۔ تحیۃ[47] الوضوء اور تحیۃ المسجد کا حکم۔ پانچوں[48] نمازیں جماعت کے
ساتھ ادا کرنا ارکان طریقت میں سے ایک عظیم ترین رکن ہے۔ مساجد[49] کی فضیلت۔ دیگر[50] نفل
نمازوں مثلاً نماز اشراق، ضحیٰ، نماز تسبیح اور نماز استخارہ کا بیان۔ روزہ[51] اور بھوک کے
فوائد ومنافع۔ صوم[52] وصال کی بحث۔ فضول[53] گفتگو کی مذمت۔ صحبت[54] ناجنس کی برائی۔ صحبت[55]
افضل ہے یا تنہائی اور گوشہ نشینی؟ اگر[56] سالک کو جمعیت حاصل نہ ہو اور تفرقہ زائل نہ
ہو تو اس کے لئے تنہائی کا اختیار کرنا ضروری ہے۔ خلوت[57] اور اس کے شرائط کا بیان۔
ارکان سلوک کی ترتیب اور ان گیارہ کلمات قدسیہ کی تشریح جو کہ سلسلۂ عالیہ

نقشبندیہ میں مشہور ہیں۔

باب ہفتم

یہ باب مختصر ترین ہے اور اس میں صرف تین فصلیں ہیں پہلی فصل میں اللہ تعالیٰ کے
اسم ذاتی کی تلقین اس کے صفات و شرائط سے بحث کی ہے۔ پھر لطائف خمس کے مقامات
بیان کئے ہیں اور بدن انسانی کا ذکر کیا ہے نیز فنا فی الشیخ کا طریقہ مذکور ہے۔ دوسری فصل
میں نفی و اثبات یعنی کلمۂ طیبہ کا بیان ہے اور مقامات سبعہ کا ذکر ہے جو کہ امہات صفو
میں سے ہیں اور ان سبھوں کے شرائط و لوازم کا بیان ہے اور تیسری فصل میں کسب نو
اور اس کے شرائط و لوازم کا بیان ہے۔ اسرار الٰہی کے غرائب و غوامض کا ذکر ہے۔ اور
مصنف علیہ الرحمۃ کے مرشد رحؒ کے کمال کا مختصر تذکرہ اور تاریخ وفات کا بیان ہے۔

باب ہشتم

یہ باب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں مشائخ کے مناظرات و اختلافات
کا ذکر ہے۔ پہلی فصل میں نیند کے افضل ہونے اور نیند کے اقسام اور باوضو سونے کی
فضیلت کا بیان ہے۔ دوسری فصل میں دعا کی فضیلت اور اس کے شرائط مذکور ہیں۔ در
کے معنی اور صلوٰۃ و رحمت کا فرق بیان کیا ہے۔

تیسری فصل میں اس امر سے بحث کی ہے کہ تزویج افضل ہے یا تجرید؟ والدین کے
فوائد بیان کئے ہیں اور فرزند صالح کی دعا نقل کی ہے۔

چوتھی فصل میں انواع صحبت کا بیان ہے اور اس سے بحث کی ہے کہ صحبت
افضل ہے یا تنہائی؟ اور یہ ثابت کیا ہے کہ لیٹنے کی حالت میں ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن
مکروہ نہیں ہے۔

پانچویں فصل میں بیان کیا ہے کہ مردے زندوں کی خبر رکھتے ہیں یا نہیں؟ شہدا او
اولیاء کی روحوں سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز حیات انبیاء اور حیات اولیا

وشہداء کی کیفیت بیان کی ہے۔

باب نہم

اس باب میں سرود وسماع سے بحث کی ہے یہ سات فصلوں پر مشتمل ہے۔ جن میں مندرجۂ ذیل امور بیان کئے ہیں۔

سرود کی تعریف، غنائے عرب اور غنائے عجم کا فرق۔ اہلِ فسق کی غناء کے اقسام، غناء کی حرمت کی بحث، معازف و مزامیر کے استعمال کی ممانعت۔ غناء اور معازف کی حرمت وکراہت سے کونسی صورتیں مستثنیٰ ہیں؟ نغمہ اور لحن کا فرق، موسیقی پردوں اور الحان کا بیان، بعض صوفیہ کے نزدیک معازف و مزامیر کسی کے لئے حرام ہیں تو کسی کیلئے مکروہ اور کسی کیلئے جائز ہیں۔

حشویہ، حلولیہ، حالیہ، حوریہ اور شمراخیہ کے مذاہب کا ابطال، شعر اور اس کا حکم، شعر اور نظم کا فرق، شعر کے ۹ اقسام اور ۱۹ بحروں کا بیان اور شعرائے صحابہؓ کا ذکر، مسجد میں شعر خوانی اور دنیاوی کلام کا بیان۔

خاتمہ

اس میں اصولِ حدیث اور اس کے متعلقات کا بیان ہے۔ اور حدیث کے ۳۲ اقسام بیان کئے ہیں۔

تذنیب

اس میں ربع مسکون کی تشریح کی ہے اور ان چند چیزوں کا بیان ہے جو انسان کی صورت رکھتے ہیں لیکن انسان نہیں ہیں۔